تقاریر میں یزیدی شیطانیت کا ڈھنڈورا پیٹا اور اُسے دشمنِ اہلِ بیتِ رسول باور کروایا، ان کا شمار یونکہ اکابر علماء میں سے ہوتا تھا اس لیے پڑھنے والوں نے ان کی سب بات سند جانا اور ہندو پاک میں اہلِ سنت کی اکثریت یزید سے بدظن ہوگئی حالانکہ دوسرے مسلم ممالک میں یزید کے بارے میں ایسا تاثر نہیں پایا جاتا۔ ہمارے ہاں تو شیعی اثرات کی وجہ سے یزید نام ہی ایک گالی بن گیا ہے۔ جب کہ الجزائر، مراکش اور دوسرے عرب ممالک میں یزید نام کے ہزاروں لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور کئی صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہ نام تھا۔

علمائے کرام محترم، قابلِ صد احترام اور ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ مگر تاریخ کے حوالہ سے ہم ان کی ہر بات ماننے کے مقلد نہیں ہیں۔ یزید کے بارے میں ان کی تصنیف کردہ کتب کے بیشتر مآخذ غیر معروف، غیر معتبر اور سبائی ذہنیت کے لوگ ہیں، جن کا کام ہی یزید پر کیچڑ اُچھالنا ہے۔ یزید کو ملعون قرار دینے والی روایات میں ایک بھی سلسلہ سند ایسا نہیں ہے جو فنِ روایت کے معیار پر کھرا (صحیح) اُتر سکے۔ زیادہ تر تو ایسے راوی ان سندوں میں ملتے ہیں، جنہیں اسماء الرجال کی کتابوں میں کذاب، مفتری، وضاع، مدلس وغیرہ بتایا گیا ہے، لہذا ہمارے لیے قرآن وسنت ہی معیارِ حق وکسوٹی ہیں۔ فسقِ یزید کا پروپیگنڈہ دراصل ایک نقب ہے عظمتِ صحابہؓ کی دیوار میں۔ اہلِ سنت کا اٹل عقیدہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی دینی عظمت کو مجروح یا نظر انداز کر کے دین وایمان میں کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ حُبِ حسینؓ اور بُغضِ یزید کی آڑ میں صحابہؓ کی دین داری، دیانت وعدالت کو مشکوک یا داغدار کرنا اور قولِ رسول کی تکذیب کہاں کی علم پروری اور خدمتِ اسلام ہے؟ نعوذ باللہ من ذالک جس شخص کے جنتی ہونے کی سردارِ دو جہاں ﷺ خبر دیں۔ اُسے آپ ملعون ومردود سمجھیں، حالانکہ آپ کی آنکھوں نے نہ اُس کا کوئی فسق وفجور دیکھا ہے اور نہ اس کی کوئی معتبر شہادت موجود ہو!

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی غیر مشروط ہے۔ کیا یہ جنت کی بشارت کسی ایسے شخص کے لئے ہو سکتی تھی جو بعد میں فاسق وفاجر ہو جائے، تارکِ صلوٰۃ ہو جائے، لہو ولعب میں پڑ جائے، تمام اخلاقی حدود کو پار کر جائے، بندشِ آب کا حکم دے، سبطِ رسول ﷺ کی نعش کی بے حرمتی کرے یا کسی بھی درجے میں تقویٰ کی راہ سے ہٹ جائے؟ جو لوگ ایسا کہتے ہیں اور یزید میں اس قسم کے نقائص تلاش کرتے ہیں وہ رسالت مآب ﷺ کی اس بشارت کی توہین کرتے ہیں۔

چو کفر از کعبہ برخیزد        کجا ماند مسلمانی؟

شیعیت کے یزید مخالف پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر سُنی سنائی باتوں پر یقین کرنا اور لکیر کے فقیر ہو کر تسلیم وبیان کرتے چلے آنا کہاں کی عقل مندی اور انصاف ہے؟ یزید اُونچے درجہ کا متقی وپرہیزگار شخص نہ سہی لیکن سبائی پروپیگنڈے اور من گھڑت رواتیوں کے ذریعہ یزید کے فسق وفجور اور حدود اللہ سے تجاوز کی جو کہانیاں بیان کی جاتی ہیں، اور جس طرح اسلام کی ''قانونی خلافت وامارت'' کے لئے اُسے نااہل گردانا جاتا ہے، یزید کے ہم عصر صحابہؓ اور تابعین عظام کی غالب اکثریت اسے غلط اور بے اصل سمجھتی تھی۔ یزید کے ہاتھ پر ولی عہدی اور پھر امارت کی بیعت کرنے والوں میں اکابر صحابہ بھی تھے اور تابعین عظام بھی، پھر اصحاب کرامؓ میں اصحاب بدر بھی تھے، اصحاب بیعتِ رضوان بھی اور اصحاب بیعتِ عقبہ اولیٰ بھی اور جنہوں نے اپنے اقوال واعمال کے ذریعہ یزید کی شراب نوشی اور دوسری فسق وفجور کی داستانوں کی تغلیط کی ہے۔ وہ اس کو امارت وخلافت کے منصب کے لیے موزوں قرار دیتے تھے اور یزید کے ہاتھ پر کی ہوئی بیعت کو وہ اللہ اور اس کے رسول کی بیعت گردانتے تھے۔

اے لوگو! ہوش کے ناخن لو اور کسی تبرائی کے بہکانے پر اپنے اسلاف پر لعن طعن کرنے سے باز آ جاؤ ورنہ روزِ محشر میں نبی کریم شفاعت نصیب نہ ہوگی!

تاریخ کا فن تو جغرافیہ اور علم ہیئت کی طرح کا ہے، جن میں روز نئی نئی دریافتیں سامنے آتی ہیں اور آتی رہیں گی اس سے ہمارے اُن بزرگوں کی کوئی توہین نہیں ہوتی جو یزید کو بُرا کہتے اور مانتے ہوئے قبروں میں چلے گئے۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ اپنی جذباتی عقیدت یا بزرگوں کی معلومات وخیالات اور عقیدے میں فرق کریں۔ دونوں چیزوں کو گڈمڈ نہ کریں۔ یزید کے معاملہ میں بزرگوں کی اندھی تقلید مزاجاً اس طرح کی تقلید ہوگی جیسی تقلید کو قرآن مجید میں باایں الفاظ ذکر کیا گیا ہے کہ ''ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا تھا اور ہم انہیں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں'' (۲۳/۴۳)۔ جن سُنی گھرانوں اور سُنی دماغوں میں کسی نہ کسی حد تک شیعیت بسی ہوئی ہے، وہ اس عبارت سے ہرگز یہ مطلب نہ لیں کہ یہ سب کچھ یزید کی حمایت وتعریف اور حضرت حسینؓ کی (معاذ اللہ) تنقید وتنقیص میں ہے۔ جو لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں انہیں کاش کوئی یاد دلائے کہ ایک دن مر کر اللہ کے یہاں جانا ہے اور ان بے باک الزام تراشیوں کا وہاں جواب دینا ہوگا، ہماری دلچسپی صرف اس بات میں ہے کہ قاری (پڑھنے والے) پر سچائی اور حق ظاہر ہو۔

یزید سے غیر شعوری طور پر اہانت وعداوت رکھنے والے بعض علماء اور ان جیسے دوسرے مصنفین اور بیورو کریٹ حضرات بہر حال بشر تھے اور اُن سے لغزش کا سرزد ہونا بشریت کا تقاضا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہمیں تعصب سے ہٹ کر قبولِ حق کی توفیق بخشیں۔ (آمین)۔

واضح رہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت حسینؓ کے نانا اور یزید کے سگے پھوپھا تھے۔ حضرت حسینؓ اور یزید کی آپس میں رشتہ داریاں اور محبتیں تھیں مگر سبائی مؤرخین نے صدیوں سے دروغ گوئی سے کام لے کر ان محبتوں کو نفرتوں میں تبدیل کر دیا اور اس طرح اُمتِ مسلمہ میں انتشار پھیلا دیا۔ اس لیے آپ جیسے ذمہ دار عالمِ دین اپنی تقاریر میں ماضی کے واقعات کا تذکرہ کرتے وقت احتیاط فرمائیں چونکہ یزید کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس کی خلافت میں حضرت حسینؓ بے وفا اور غدار کوفیوں کی سازشوں کا شکار ہو گئے اور اپنی تین شرائط پیش کرنے کے باوجود ان ظالموں کے ہاتھوں بے دردی سے قتل ہوئے۔ کوفی منافقین نے اپنے طے شدہ منصوبے کے تحت حضرت حسینؓ کو دھوکے سے بُلا کر شہید کیا۔ عمال یزید کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا اور خود ''محبانِ حسینؓ'' بن بیٹھے!

ایک اور جھوٹا اور لغو قصہ جس کو روافض (شیعہ) نے خوب مشتہر کیا ہے کہ حادثہ کربلا کے بعد عبید اللہ بن زیاد، گورنر کوفہ نے حضرت حسینؓ کا کٹا ہوا سر یزید کے پاس دمشق بھجوایا تو اس نے چھڑی سے آپ کے دانتوں اور سر کو ٹہوکا دیا جس پر حاضرین مجلس میں سے کسی نے اُسے ٹوکا کہ چھڑی ہٹا لو...... حضرت حسینؓ کے سر کی بے حرمتی اور باقیات قافلہ شہدائے کربلا سے یزید کی بدسلوکی، یہ سب روایتیں سبط ابن جوزی جیسے تقیہ باز، غالی شیعہ اور اس کے ہم نواؤں کی ہیں جن کی امام ابن تیمیہؒ نے مدلل تردید کی ہے، ملاحظہ ہو منہاج السنۃ ج ۲، ص ۲۸۰۔ ذرا غور کریں کہ اس دور میں ہم جیسے گئے گذرے مسلمان بھی اپنے دشمن کی لاش کی بے حرمتی کی جسارت نہیں کر سکتے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ساٹھ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی اسلامی مملکت کا سربراہ (یزید) نواسہ رسول ﷺ کے جسدِ مبارک کے ساتھ ایسا معاملہ کرے؟ کاش ہم سمجھ سکتے کہ یہ من گھڑت باتیں غمِ حسینؓ اور حمایتِ حسینؓ کے پردے میں کس کافرانہ منصوبے کی تکمیل ہیں!

صحیح بات یہ ہے کہ حضرت حسینؓ کا سر مبارک قصرِ یزید (دمشق) میں لایا ہی نہیں گیا جیسا کہ علامہ ابن کثیرؒ نے البدایہ، ج ۸، ص: ۱۶۵ میں وضاحت کی ہے۔ بلکہ کسی کو معلوم ہی نہیں کہ وہ کہاں مدفون ہیں۔ قافلہ حسینی کے باقی ماندہ افراد وخواتین اور بچے جب کوفہ سے دمشق پہنچا دیے گئے تو یزید نے آبدیدہ ہو کر ان سے غمگساری کی۔ قدر ومنزلت کے ساتھ شاہی محل